رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ماہ اخاء رسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بندش پیشاب کی وجہ سے علیل ہیں۔ اور میو ہسپتال کے کمرہ ۱۳ میں جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب کے زیر علاج ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کا پہلا اپریشن ۳۰ اکتوبر بروز جمعرات ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور حضرت مولوی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؁

جلد ۱ | ۲۹ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۷

ریاست کشمیر کی انڈین یونین میں شمولیت

مہاراجہ صاحب کشمیر نے انڈین یونین سے جو سازباز کر رکھی تھی۔ اس کا نتیجہ آج نکل آیا ہے۔ اور انڈین یونین میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ بات کسی کے لئے باعث تعجب نہیں ہے۔ قرائن سے صاف پتہ چلتا تھا۔ کہ در پردہ کیا ہو رہا ہے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب کی بلا شرط رہائی انڈین یونین سے ملحق ہونے کے لئے راستوں کی تیاری اور پھر غیر مسلم پناہ گزینوں کی آڑ بھگت سکھوں اور ڈوگروں کی مسلمانوں پر چیرہ دستیاں اور سردار پٹیل اور اس کے ہمنواؤں کی پالیسی پر عمل اور مسلمانوں کا روز افزوں ریاست سے باہر اخراج اور ریاست میں ان پر مظالم توڑنے کا سلسلہ سب اس بات کی غمازی کر رہے تھے۔ کہ مہاراجہ صاحب پہلے ہی انڈین یونین سے در پردہ سمجھوتہ کر چکے ہوئے ہیں۔ اور اب صرف وقت گزارنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ کشمیر کی پوزیشن ایسی ہو جائے۔ کہ بوقت ضرورت انڈین یونین سے فوری طور پر امداد حاصل کی جا سکے۔

ریاست کشمیر کا یہ اقدام دراصل پاکستان کو کمزور کرنے کا سب سے زبردست حربہ ہے جو انڈین یونین نے استعمال کیا ہے۔ ہم ان کالموں میں پہلے اچھی طرح واضح کر چکے ہیں۔ کہ پاکستان کے استحکام کے لئے کشمیر کی پاکستان میں شمولیت کتنی ضروری ہے۔ اور بصورت دیگر اس کو کس قدر نقصان ہے۔ اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں۔

انڈین یونین میں شمولیت کے اعلان سے وہ خطرات اپنی عملی صورت میں سامنے آ گئے ہیں۔ زیادہ مشکل بات جو ہے وہ یہ ہے کہ انڈین حکومت ابھی تک اپنی طاقت کے بل پر کسی اصول اور قانون کی اپنے تئیں پابند نہیں سمجھتی۔ اور جب بھی موقعہ ہوتا ہے خواہ کتنا ہی بودا کیوں نہ نظر آتا ہو جھگڑا اکرتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ اس طریقے سے بہت سے ناجائز فائدے اب تک حاصل کر چکی ہے۔ اس لئے سوال اور بھی ٹیڑھا ہو کر رہ جاتا ہے۔

اگر انڈین حکومت کی نیت ایسی نہ ہوتی۔ تو کئی ریاستوں کی شمولیت کا سوال ایک ہی اصول کے ماتحت آرام سے حل ہو سکتا تھا۔ لیکن انڈین حکومت کو کسی اصول پر لانا ہی بذات خود ایک بڑا ٹیڑھا سوال ہے۔

ریاست حیدرآباد سے عارضی معاہدہ کر کے اس نے اسے اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ اگر کسی ایک اصول کی پابندی اس کا اصول ہوتا تو کشمیر کا سوال پاکستان حکومت کے لئے کوئی مشکل سوال نہ تھا۔ لیکن وہ تو شروع ہی سے تجاوز کی پالیسی پر عمل کرتی چلی آئی ہے۔ تقسیم پنجاب کے وقت ضلع گورداسپور اور جالندھر ڈویژن کے دوسرے اضلاع کی کئی تحصیلیں جن میں بین طور پر مسلمانوں کی اکثریت تھی مشرقی پنجاب میں محض سینہ زوری سے شامل کرائی گئی ہیں۔ حالانکہ لارڈ مونٹ بیٹن کے ۳ جون والے اعلان کے مطابق یہ علاقے مغربی پنجاب میں شامل ہونے چاہیئے تھے۔ پھر ضلع گورداسپور کی شمولیت پر اتنا زور دینے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ ریاست کشمیر کے متعلق اس کے کیا ارادے ہیں۔ اس طرح کشمیر کو انڈین یونین کے علاقہ کے ساتھ زبردستی ملحق کر دیا گیا ہے۔ اور کسی اصول کی پروا نہیں کی گئی۔ چنانچہ اس نے مہاراجہ کشمیر کی درخواست شمولیت منظور کرنے میں اسی بے اصولی اور سینہ زوری سے کام لیا ہے۔ جس کی وہ شروع سے عادی چلی آئی ہے۔ باوجودیکہ مہاراجہ کشمیر کا حکومت پاکستان سے عارضی سمجھوتہ ہو چکا تھا۔ مگر وہ اپنی من مانی کرنے پر تلا تھا اور موقعہ کی تلاش میں تھا۔ اس غرض کے لئے اپنے خط میں اس نے حکومت پاکستان پر ایسے الزامات لگائے ہیں جن کی واضح تردید کئی بار ہو چکی ہے۔

اس صورت حال کی وجہ سے کشمیر کے مسلمانوں کی حالت نہائت ہو چکی ہے۔ انڈین یونین نے اب کھلم کھلا اپنی فوجیں بھیجدی ہیں اور یہ فوج کھلم کھلا مسلمانوں پر وہ مظالم توڑے گی۔ اور کسی بہانے یا پردہ پوشی کی اس کو ضرورت نہ ہوگی ؁

حکومت کی توجہ کے قابل

معاصر زمیندار نے ۲۹ اکتوبر کی اشاعت میں "پاکستان کی دولت" اور "جلے ہوئے مکانات" کے عنوانات کے تحت دو چھوٹے چھوٹے ادارتی نوٹ سپرد قلم کئے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے پہلے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

"لاہور میں بے شمار مکانات نذر آتش ہو گئے۔ اور ان کے ملبے کے ساتھ آہنی گارڈر اور سلاخیں وغیرہ بھی زمین پر آ رہیں لوگ ان چیزوں کو بے روک ٹوک اٹھا اٹھا کر فروخت کر رہے ہیں۔ مندروں میں پیتل کی مورتیاں موجود ہیں۔ جس کے جی میں آتا ہے۔ مورتی بغل میں دبا کر چل دیتا ہے۔ اور اسے بیچ کر پیسے کھرے کر لیتا ہے۔

کیا مغربی پنجاب میں لوہے اور پیتل کی کانیں موجود ہیں۔ کہ لوگوں کے اس بے دردانہ فعل کو گوارا کر لیا جائے۔ کیا یہ پاکستان کی دولت نہیں۔ کیا ان دھاتوں کا ضائع ہوتا برداشت کیا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو کیا حکومت نے پاکستان کی اس دولت کو محفوظ کرنے کے لئے کوئی انتظام کیا ہے؟ جہاں تک ہماری نظر کام کرتی ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایسا کوئی انتظام نہیں ہے اور یہ دولت بے دریغ ضائع ہو رہی ہے۔ حکومت کو اس سلسلے میں اپنا فرض پہچان کر اس دولت کی حفاظت کا خود انتظام کرنا چاہیئے عوام کو اس حفاظت کی تلقین کرنا چنداں سود مند نہیں"؁

پھر آپ نے دوسرے عنوان کے تحت میں ان جلے ہوئے مکانوں کی تعمیر نو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

"یہ بجا ہے کہ مکانوں کی تباہی بہت بری طرح سے ہوئی۔ اور شائد تعمیر نو کے سلسلہ میں حکومت کے پیش نظر کوئی سکیم ہو۔ جس کا ابھی تک عوام کو علم نہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ان مکانات کی تعمیر جدید نہایت آسانی سے ہو سکتی ہے حکومت کو یہ پیش کش کرنی چاہیئے۔ کہ جو لوگ ان تباہ شدہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مکانات کی جگہ نئے مکانات تعمیر کرنا چاہیں وہ اس زمین کے مالک ہوں گے۔ جس پر مکان تعمیر ہوگا۔ صرف حق ملکیت دیئے جانے کی پیشکش تھوڑے ہی عرصہ میں شہر کے تباہ شدہ علاقوں کو دوبارہ آباد کر سکتی ہے۔"

ہم جہاں مشاعر مذکور کی ان دونوں باتوں کی پر زور تائید کرتے ہیں۔ ساتھ ہی حکومت پاکستان کی توجہ ایک تیسری بات کی طرف دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت دوکانوں کی تقسیم کا کام بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں دوکانوں کے آباد کرنے میں جس عجلت کی ضرورت ہے۔ ویسی عجلت سے کام نہیں لیا جا رہا۔ اور بعض ایسے بازاروں میں جو شہر کی رونق تھے ابھی تک اداسی برس رہی ہے۔ چنانچہ انارکلی سے جب گزر ہوتا ہے۔ تو یہ دیکھ کر کہ تقریباً تمام دوکانیں ابھی تک بند کی بند پڑی ہیں طبیعت کو سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ یہ بازار اپنی رونق اور خوبصورتی کے لحاظ سے لاہور کی ناک سمجھا جاتا ہے۔ اس کی بے رونقی نے شہر کے تمام حسن پر خاک ڈال رکھی ہے۔

پھر ان دوکانوں کے بند رہنے سے ملک کو سخت مالی نقصان بھی ہو رہا ہے۔ مال جو ان دوکان کے اندر پڑا سڑ رہا۔ اور شائد اس میں سے بہت سا چرایا بھی جا چکا ہو کسی کام نہیں آ رہا ممکن ہے کہ حکومت نے اس بازار کو کسی خاص مصلحت کی وجہ سے اس حالت میں چھوڑ رکھا ہو۔ لیکن یہ تو بدیہی بات ہے۔ کہ آخر ان دوکانوں کو کھولنا ہی ہے۔ تو جتنی جلدی ان کو کھولنے کا انتظام کیا جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

اب ہم کیا دیکھ رہے ہیں کہ بڑی بڑی دوکانوں کے چبوتروں اور برآمدوں میں باٹی۔ نان۔ کباب بیچنے والے اور کچھ اسی قسم کی دوسری اشیا فروخت کرنے والے بیٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن اصل دوکانیں بند ہیں۔ حکومت کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

قیام احمدیت

موجودہ زمانہ میں جبکہ چاروں طرف ظلمت ہی ظلمت چھائی ہوئی ہے۔ اور قتل خونریزی کا بازار گرم ہے۔ طاقتور انسان کمزور انسان کو اقتصادی لحاظ سے پیستے چلے جا رہے ہیں۔ عدل و انصاف مفقود ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کو قائم فرمایا تا اس سلسلہ حقہ کے ذریعے نسل انسانی اخلاق فاضلہ پیدا کرے اور دنیا والوں کو صراط مستقیم پر لا کر انسانیت کا حقیقی سبق دے سو عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔ "میں یقین جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا۔ وہ ہلاک نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا اور شیطان کے حملے سے محفوظ کرتا ہے" (الحکم ۷ مئی ۱۹۲۶ء)

پس وہ لوگ جو اپنی عاقبت بخیر چاہتے ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس سلسلہ حقہ کی طرف توجہ کریں۔ یہ سلسلہ دیگر الٰہی سلسلوں کی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق کی بھلائی کیلئے قائم فرمایا ہے۔

جو انسان اسے قبول کرتا ہے اور اپنی زندگی اس کی تعلیم کی روشنی میں ڈھال لیتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے مستقبل کو شاندار بناتا ہے اور اپنی نسل کے لئے ایک ایسی راہ پیدا کرتا ہے جس پر چلکر انسان اپنی زندگی کے مقصد کو پا لے گا۔ خدا کرے کہ موجودہ زمانہ کا انسان غور و فکر سے کام لے کر اسے قبول کرے تا ہلاک نہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں؂

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

عبدالقدیر عاصم
مغلپورہ گنج

احباب جماعت اور تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج کو دوبارہ مغربی پنجاب میں کھولنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ فی الحال کالج کو لاہور میں کھولنے کا انتظام کر دیا گیا ہے پرنسپل صاحب کی طرف سے طلباء اور سٹاف کے نام یہ اعلان شائع ہو رہا ہے کہ وہ فوراً اپنے کالج میں آکر پڑھائی شروع کر دیں۔ امید ہے کہ طلباء اس اعلان کے مطابق جلدی ہی پہنچ جائینگے۔ مگر اس وقت میرے مخاطب وہ طلباء ہیں جو فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے اکثر احمدی طلباء دوسرے کالجوں میں داخل ہو گئے ہوں اور بعض ایسے بھی ہوں جو اپنے کالج کھلنے کا انتظار کر رہے ہوں ایسے طلباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوراً لاہور پہنچکر داخل ہو جائیں اور دوسرے احمدی طلباء جو مغربی پنجاب کے کالجوں میں داخل ہو گئے ہیں ان کا فرض ہے کہ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے ساتھ مل کر یا خط و کتابت کر کے ان کالجوں سے مائگریشن کی درخواست یونیورسٹی میں بھجوائیں۔ موجودہ صورت حالات میں ہر احمدی باپ اور ہر احمدی طالب علم کا فرض ہے کہ وہ اپنے قومی کالج کی تقویت اور مضبوطی کے لئے ہر ممکن کوشش کرے کالج کی موجودہ مشکلات اور اخراجات کی زیادتی کا بار ایسے معاملات ہیں جن کو دیکھ کر ہر احمدی کی ذمہ واری دگنی ہو جاتی ہے۔ اسوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ طلباء اور ان کے والدین ایسے نازک حالات میں غیر معمولی تکالیف برداشت کر کے اور ہر ممکن قربانی پیش کر کے بھی کالج کی مدد کریں۔ اور اس کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ کالج کے طلباء کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ کیونکہ کسی تعلیمی ادارے کی کامیابی کا دارومدار اس میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد پر ہے۔ سو اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ احباب کو صحیح حالات سے آگاہ کر کے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرائیں۔ خواہ ان کے اپنے شہر میں کوئی کالج موجود ہی کیوں نہ ہو۔ وہ لوگ جن کے اپنے شہر میں کالج نہیں وہ تو اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے اپنے قومی کالج میں ضرور بھجوائیں گے۔ مگر حقیقی طور پر قربانی کرنے والے وہ لوگ ہونگے۔ جو اپنے ہاں کالج ہونے کے باوجود بھی اپنے بچوں کو اپنے کالج میں بھجوا دیں۔ سو مجھے امید ہے۔ کہ مخلصین اس آواز کو پوری توجہ سے سنیں گے۔ اور اس پر پوری طرح عمل کر کے یہ ثابت کر دیں گے۔ کہ احمدیہ جماعت کے افراد مشکل سے مشکل وقت میں بھی اپنی قومی ترقی اور بقا اور قومی مضبوطی کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ سو مجھے یقین ہے کہ اس وقت تمام مغربی پنجاب میں ایک احمدی طالب علم بھی ایسا نہ رہے گا۔ جو اپنے قومی کالج کی بجائے کسی دوسرے کالج میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم اے
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ ماہ اخاء کو نماز مغرب اور عشاء پڑھانے کے بعد احباب جماعت کو مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے فوراً گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی حضور ایدہ اللہ نے فرمایا موسم سرما شروع ہو رہا ہے۔ لیکن ہزاروں افراد ایسے ہیں۔ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہیں۔ بعض کی تو حالت یہ ہے کہ نہ زمین پر بچھانے کے لئے اور نہ اوڑھنے کے لئے ہی کپڑا ان کے پاس ہے۔ ہر گھر میں کچھ نہ کچھ فالتو کپڑے اور بستر موجود ہوتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس قسم کے تمام کپڑے اور بستر (خصوصاً کمبل۔ لحاف اور توشک) اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بطور تحفہ پیش کر دیں۔ اور اگر گھر میں مہمان آجائیں تو اکٹھے سو کر گزارہ کر لیں صحابہ کے نمونہ کو دیکھو کہ جائدادیں تو الگ رہیں انصار مہاجرین کے لئے اپنی بیویاں تک تقسیم کرنے اور اس غرض سے انہیں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

پس اپنے گھروں کے تمام فالتو بستر اور گرم کپڑے بہت جلد یہاں پہنچاؤ۔

دعائے مغفرت

عزیزہ سکینہ بی بی ہمشیرہ محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب لمبی علالت کے بعد کل مورخہ ۲۲ اکتوبر ۴۷ء فوت ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ عزیزہ موصیہ تھیں امانتاً ڈسکہ میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں (خاکسار نذیر احمد طالب پوری)

درخواست دعا:۔ چوہدری محمد احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب)

(۲)

۲۔ بجلی بند

قادیان میں ایک طرف تو کرفیو لگا کر احمدیوں کو مجبور کر دیا گیا۔ کہ ۶ بجے شام سے پانچ ساڑھے پانچ بجے صبح تک گھروں میں بند رہیں۔ اور ہزارہا پناہ گزین مرد۔ عورتیں اور بچے جو قادیان کے گلی کوچوں اور ارد گرد کے کھیتوں میں دور دور تک پڑے تھے اپنی اپنی جگہ پر دبک جائیں۔ اور دوسری طرف بجلی بند کر کے تمام آبادی کو تاریکی اور ظلمت میں گم کر دینے کی ظالمانہ کوشش کی گئی۔ علاوہ ازیں قریباً دو لاکھ کی مظلوم اور ستم رسیدہ آبادی کو بھوکوں مارنے کے لئے آٹا پیسنے والی مشینوں کو جو بجلی سے چلتی تھیں آٹا پیسنے کے ناقابل بنا دیا۔ اور آخر کار بجلی اس وقت تک جاری نہ ہوئی جب تک کثیر التعداد مسلح سکھ۔ لٹیروں کے ساتھ مل کر ملٹری اور پولیس نے قادیان میں بسنے والے لوگوں کو نہایت ہی بے سروسامانی کی حالت میں انتہائی جبر و تشدد کر کے گھروں سے نہ نکال دیا۔

جس دن یہ ظالمانہ اقدام کیا گیا اور جب کئی میلوں میں پھیلی ہوئی قادیان کی آبادی کو سمیٹ کر اندرون اور بیرون شہر کے دو نہایت ہی محدود حلقوں میں ٹھونس دیا گیا۔ اور مکانات خالی کرا لئے گئے تو اسی دن شام کے قریب بجلی بھی جاری کر دی گئی۔ تاکہ رات کی تاریکی سکھ لٹیروں کی راہ میں حائل نہ ہو۔ اور وہ اطمینان کے ساتھ ایک ایک چیز پسند کر کے اور قیمتی اشیاء چھانٹ چھانٹ کر لے جا سکیں۔ چنانچہ صبح تک محلہ دار الرحمت کا کوئی مکان ایسا نہ رہا۔ جو مکمل طور پر لوٹ نہ لیا گیا۔ دوسرے محلوں اور پرانی آبادی کے بعض مکانات بچ گئے۔ لیکن ایسے تمام مکانات پر جن کے مالک مکان خالی کرنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ ملٹری اور پولیس نے قبضہ کر لیا۔ اور مالکوں کو اپنے مکانوں میں جانے اور بھرے گھروں سے کھانے پینے اور پہننے تک کے لئے کوئی چیز لانے سے روک دیا اور اگر کوئی کچھ لاتا ہوا نظر آیا تو اس سے چھین لیا۔

پھر بجلی بند ہو جانے کے دوران میں سکھ لٹیروں اور غنڈوں کے رات کے حملوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ سر شام ہی مختلف اطراف سے چیخ و پکار اور آہ و فغاں کی دردناک آوازیں آنی شروع ہو جاتیں ملٹری بڑی فیاضی سے رات بھر بندوقوں اور برین گنوں کے مونہہ کھولے رکھتی۔ لیکن نہ تو کوئی قاتل اور لٹیرا سکھ ان کی زد میں آتا۔ اور نہ ستم رسیدہ مسلمانوں کی آہ و زاری بند ہوتی۔

غرض مسلسل کئی دنوں تک بجلی بند کر کے اور اس وقت تک بند رکھ کر جب تک مکانات سے ان کے مکینوں کو نکال نہ دیا گیا۔ سکھ غنڈوں نے ملٹری اور پولیس کی امداد سے وہ وہ ستم ڈھائے۔ جو حد بیان سے باہر ہیں۔

۳۔ غلہ چھین لیا

بجلی سے چلنے والی آٹا پیسنے کی مشینوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے گو کھانے کی سخت دقت پیش آئی۔ کیونکہ کثیر التعداد انسانوں کو آٹے سے محروم کر کے فاقہ کشی کے لئے مجبور کر دیا گیا۔ تاہم ان حالات میں جو کچھ ہو سکتا تھا کیا گیا۔ اکثر لوگ گیہوں ابال کر اس سے پیٹ بھرنے لگے۔ بعض گھروں میں دستی چکیاں تھیں۔ وہ دن رات چلنے لگیں۔ اور مرد عورتیں آٹا پیسنے لگے۔ ہمارے محلہ میں ایک تیل سے چلنے والی چکی تھی۔ وہ ادھر ادھر سے تیل مہیا کر کے حرکت میں آنے کی کوشش کرتی رہی۔ لیکن یہ جد و جہد ان لوگوں کو کب گوارا ہو سکتی تھی۔ جو دن رات مظلومین کو زیادہ سے زیادہ دکھ دینے میں مصروف رہتے۔ اور روز نئے ستم ایجاد کرنے میں منہمک ہوتے تھے۔ انہوں نے یہ منادی کرا دی۔ کہ کسی گھر میں دو بوری سے زائد گندم نہیں رہنی چاہئے۔ اور سب گندم پولیس چوکی میں پہنچا دی جائے۔ اور دوسری طرف تیل کی چکی پر قبضہ کر کے پہرہ بٹھا دیا۔ وہاں جس قدر آٹا اور غلہ موجود تھا۔ وہ چھین لیا اور اس کے ساتھ ہی جو مرد۔ عورتیں اور بچے تھوڑا تھوڑا غلہ پسانے کے لئے بیٹھے تھے ان سے چھین لیا۔ اگر کسی نے اپنی فاقہ کشی کی دردناک کہانی سناتے ہوئے لیت و لعل کی۔ تو اس کی تواضع مکوں طمانچوں اور بندوق کے بٹ سے کی گئی۔

چونکہ پناہ گزین کثیر تعداد میں ایک لمبے عرصہ سے قادیان میں پڑے تھے۔ اور باوجود انتہائی جد و جہد اور پناہ گزینوں کی اتنی بڑی تعداد کے حکام نے قادیان میں کیمپ بنانا منظور نہ کیا تھا۔ اس لئے ان لوگوں کی خوراک کا بہت بڑا بوجھ قادیان کے رہنے والوں پر پڑا ہوا تھا۔ اور وہ اپنی خریدی ہوئی گندم انہیں کھلا رہے تھے۔ کیونکہ ان لوگوں کو ملٹری اور پولیس نے نہایت بے سروسامانی کی حالت میں گھروں سے نکال کر بلکہ راستہ میں لوٹ مار کا شکار بنا کر قادیان پہنچایا تھا۔ مگر پولیس نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ ان کو بھوکا مارے۔ تاکہ وہ یا تو یہیں ختم ہو جائیں۔ یا مجبور ہو کر کسی طرف اٹھ بھاگیں۔ تو وہاں ان کا خاتمہ ہو جائے۔

۴۔ قاتلانہ حملے

قادیان کے شمال مغرب کی طرف مسلمانوں کے جو دیہات تھے۔ وہاں کے مظلوم زیادہ تر محلہ دار الرحمت میں آئے تھے۔ ان میں سے جن کو سکھ راستہ میں قتل کرتے۔ اور ان میں سے جو لاشیں کسی نہ کسی طرح لائی جا سکتیں۔ وہ ہمارے محلہ میں آتیں۔ اور قریب کے قبرستان میں دفن کرنے کا انتظام کیا جاتا۔ ایک دن اتفاقاً میں نے ایسی تین لاشیں دیکھیں۔ اور ایک اور دن جبکہ پناہ گزینوں کا قافلہ ریلوے لائن کے قریب ٹرکوں پر سوار ہونے کے لئے بہت بڑی تعداد میں کھڑا تھا۔ پولیس اور ملٹری اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ عورتوں اور بچوں کو ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر دھکیل رہی تھی۔ مردوں پر لاٹھیاں برسا رہی تھی۔ قریب ہی ایک پناہ گزین کو سکھوں نے کرپانوں سے دم زدن میں قتل کر دیا۔ اور اس کے بعد تھوڑی دور جا کر کھڑے ہو گئے۔ مقتول کے وارث آہ و فغاں کرتے ہوئے لاش کے پاس پہنچے۔ اور روتے دھوتے لاش کو چارپائی پر ڈال کر تمام مجمع میں سے گزرے۔ مگر پولیس اور ملٹری ٹس سے مس نہ ہوئی۔ البتہ کچھ دیر بعد اتنا اس نے ضرور کیا۔ کہ ہوائیں بندوقیں چلانی شروع کر دیں۔ پھر ایک احمدی کے مکان میں گھس کر چھت پر جا چڑھے اور ہوائی کارتوس خالی کرنے لگے۔

دراصل یہ کوئی قافلہ روانہ ہونے والا ہوتا تو ارد گرد کے دیہات کے سکھ بہت بڑی تعداد میں مسلح ہو کر ادھر ادھر [illegible] تاکہ لوٹ مار کے لئے کوئی موقع تلاش کریں۔ لیکن جب قافلے ٹرکوں پر مسلمان ملٹری کی حفاظت میں جانے لگے۔ تو لٹیرے اس تاک میں رہتے کہ سوار ہوتے وقت جو ہجوم ہو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ وہ اپنا تھوڑا بہت اسباب بھی چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور ہو جائے۔ اس کے لئے پولیس اور ملٹری کی موجودگی میں قتل تک نوبت پہنچا دی۔ مگر کسی نے ان کو نہ روکا۔ البتہ ملٹری اور پولیس نے گولیاں چلا کر مظلومین پر اپنی مستعدی اور شدید سے شدید اقدام کے لئے تیاری ظاہر کر دی۔ اور بندوق کی زبان سے اعلان کر دیا۔ کہ بے حس و حرکت قاتلوں اور لٹیروں کے آگے پڑے رہو۔

ایک دن عصر کے قریب آریہ سکول کے قریب مسلمانوں کی چھوٹی سی آبادی میں رونے دھونے اور چیخ و پکار کا شور بلند ہوا۔ میں نے مکان کی چھت سے دیکھا۔ تو کچھ لوگ ادھر دوڑے جاتے نظر آئے۔ پھر پولیس پہنچی۔ فائروں کی آوازیں آنے لگیں۔ آخر نتیجہ یہ معلوم ہوا۔ کہ چند سکھ آبادی میں گھس کر دو مسلمانوں کو قتل کر گئے ہیں۔ اور پولیس نے یہ کہہ کر مسلمانوں کو گھروں سے نکل جانے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ اگر جان بچانی ہے۔ تو گھروں سے نکل جاؤ۔ چنانچہ لوگ نہایت ابتر حالت میں آنے شروع ہو گئے۔ اس طرح جب وہ ساری آبادی خالی کرائی گئی۔ تو قریب کے دیہات کے سکھوں نے لوٹنا شروع کر دیا۔ جو پرا باندھے وہاں کھڑے تھے۔ اور صبح تک سب کچھ لے جانے کے بعد مکانوں کی چھتیں اکھیڑ کر لے جانے لگے۔ یہ سب کچھ وہ کھلم کھلا کرتے نظر آ رہے تھے۔ مگر ملٹری اور پولیس نے جس کے لئے مسلمان مظلومین کی آہ تک ناقابل برداشت تھی۔ ظالم سکھوں کی ان حرکات کو توجہ کے قابل ہی نہ سمجھا۔ اور کسی نے ان کو روکنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔

راتوں کو کرفیو کے باوجود جو حملے پناہ گزینوں پر کئے جاتے۔ اور جن میں جان و مال کے علاوہ خواتین کی عصمت کو بھی لوٹا جاتا۔ اور جن کے دوران پولیس اور ملٹری حملہ آوروں کی پشت پر بلکہ ان کے پہلو بہ پہلو ہوتی۔ ان کا کسی قدر ذکر کرفیو کے عنوان کے نیچے کیا جا چکا ہے۔

غرض یہ حملے روز بروز زیادہ شدید اور کثیر ہوتے گئے۔ حتی کہ انتہا کو جا پہنچے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

دین کی خدمت میں شریک ہو کر ثواب حاصل کر لو!

تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وعدے کرنے والے احباب ہر دو کو معلوم ہے۔ کہ سال رواں کے وعدے پورا کرنے میں صرف نومبر ۱۹۴۷ء کا مہینہ ہے۔ اس لئے عہدہ داران جماعت اور افراد جماعت کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے وعدے ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء تک ادا کرنے میں پوری کوشش فرمادیں

دفتر وکیل المال تحریک جدید سے جن وعدے کرنے والے احباب کے وعدہ کی سالم رقم وصول نہیں ہوئی۔ یا جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں دینے کا تھا۔ یا جن کا وعدہ ہی سال کے آخر میں ہے ایسے تمام احباب کو ایک چٹھی کے ذریعہ ان کا حساب بھی بھیجا جانے والا ہے مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں آنے والی جماعتوں کے افراد مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے ہیں یا ہندوستان سے پاکستان میں آنے والے ملازمین بھی کوئی کسی جگہ ہے۔ کوئی کسی جگہ ہے۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ وہ اخبار میں یہ اعلان پڑھ کر نہ صرف اپنے وعدہ کی سالم رقم ہی ارسال فرمادیں۔ بلکہ اپنے موجودہ پتہ سے بھی دفتر وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور پاکستان کو اطلاع فرمادیں۔

حالات عام طور پر پریشان کن ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ خدا کا لگایا ہوا بیج بہرحال مٹ نہیں سکتا نہ دشمنوں کی دشمنی سے اور نہ دوستوں کی بے اعتنائی سے۔ یہ بہرحال بڑھے گا۔ اور پھلے پھولیگا۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ دین کی خدمت کے کام میں شریک ہو کر ثواب حاصل کر لو (تحریک جدید کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنا وعدہ اگر اسے مشکلات سے بھی ہوا ہر ممکن کوشش سے ۳۰ نومبر تک پورا کرنے کی کوشش کرے) اور چاہے اس طرح غفلت سے کام لے کر اللہ تعالے کو ناراض کر لو۔ میرا کام سمجھانا تھا۔ سو میں نے سمجھا دیا"

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

احمدی مہاجر احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پشاور ایبٹ آباد۔ ہری پور۔ راولپنڈی۔ چکوال۔ گجر خان۔ جہلم سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ کے بینکوں میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

۱۔ منیجر۔ تنخواہ ۲۰۰ یا ۲۵۰ سے شروع ہو کر ایک ہزار تک جا سکیگی۔ مکان اور بجلی اس کے علاوہ ہوگا۔

۲۔ اکاونٹنٹ۔ تنخواہ ڈیڑھ صد سے لیکر تقریباً اڑھائی تین صد تک جا سکے گی۔ اور مکان بجلی وغیرہ بھی مل جائے گی۔

۳۔ خزانچی۔ تنخواہ یکصد سے شروع ہوگی۔ اور مزید ترقی کا بھی امکان ہے۔

۴۔ کلرک تنخواہ ۷۵/- اور ۸۰/- سے شروع ہوگی اس میں بھی مزید ترقی ہوتی رہے گی

خواہشمند احمدی احباب اپنی اپنی درخواستیں جلد از جلد دفتر نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ

ان دنوں انجینئرنگ سکول رسول میں کافی طلباء کے داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ جو احمدی طلباء میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ ان کے لئے اس سکول میں داخلہ بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے احمدی طلباء کو اس سکول میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(منور الدین احمد سکرٹری جماعت احمدیہ رسول)

قادیان سے آنیوالے دوستوں کے نام

جو دوست قادیان سے آئے ہیں۔ اور مختلف جگہوں پر جا کر آباد ہو رہے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ سے دفتر آبادی کو مطلع فرمادیں۔ اسی طرح سے جو دوست ابھی لاہور میں ہیں۔ اور کہیں باہر نہیں گئے وہ بھی اپنے پتہ جات سے مطلع فرمادیں۔

(ناظر محکمہ آبادی)

خیریت کی اطلاع مطلوب ہے

(۱) برادرم دین محمد صاحب احمدی ساکن بٹالہ کی خیروعافیت اور موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔

خواجہ محمد شریف پوسٹماسٹر چارسدہ۔ ضلع پشاور

(۲) مسماۃ جنت بی بی صاحبہ وعنایت بی بی صاحبہ ساکن موضع پھگواڑہ ضلع جالندھر کو اپنے خاوند والدین اور دیگر لواحقین کی خیریت مطلوب ہے۔ جو پھگواڑہ میں ان سے بچھڑ گئے تھے۔ اگر کسی صاحب کو کچھ علم ہو تو شیخ عطاء اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سرگودھا کی معرفت اطلاع دیں۔

(۳) مجھے اپنے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد کی خیریت مطلوب ہے۔ نذیر احمد صاحب احمدی بی اے۔ رشید احمد صاحب۔ محمود احمد صاحب۔ مسعود احمد صاحب (کپورتھلہ) ماسٹر برکت علی صاحب۔ مسٹر اقبال احمد صاحب اور قاضی شریف احمد صاحب (لدھیانہ) پیر عبد الرحمٰن صاحب و کلیم الرحمان صاحب (قادیان) خاکسار رشاد احمد ضلعدار او رہ یو پی

گمشدہ اشیاء کی تلاش

(۱) قادیان سے لاہور پہنچنے پر میرا ایک سیاہ رنگ کا سوٹ کیس معہ ایک پشاوری لوٹے کے گم ہوگیا تھا۔ جس میں قیمتی کپڑے اور کاغذات تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سامان کسی صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں اعلان بھی کرایا تھا۔ براہ کرم وہ صاحب یہ سامان خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کو پہنچا دیں۔ جملہ اخراجات ادا کر دئے جائینگے

(۲) ایک سیاہ رنگ کا سوٹ کیس اور ایک بستر قادیان سے لاہور پہنچنے پر گم ہو گئے تھے۔ ان پر ناصر احمد معرفت خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا لیبل لگا ہوا تھا۔ اسی طرح مولوی خالقداد صاحب مرزا فدا علی صاحب کے نام کی ایک برتنوں کی بوری بھی گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو مطلع فرمادیں

(خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

(۳) میرا مندرجہ ذیل سامان قادیان سے لاہور آنے پر گم ہوگیا ہے۔ کسی صاحب کو کچھ علم ہو تو اطلاع دیں۔ (۱) سفید دری کا ایک بستر (۲) ایک بیگ جس پر جمال الدین احمد ولد چوہدری بدر الدین صاحب مرحوم کا نام لکھا تھا (۳) ایک سفید گٹھڑی جس پر چوہدری قمر الدین صاحب کا نام لکھا تھا۔

(عطاء اللہ خاں ہیڈ ماسٹر۔ ٹی آئی ہائی سکول قادیان)

(۴) ۲۰ ستمبر کو قادیان سے لاہور آتے ہوئے میرا ایک بستر معہ پارچات چوہدری عزیز بخش صاحب صوبیدار کے ٹرک میں تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ سامان عبد الرحمٰن صاحب ابن شیخ محمد نصیب صاحب کے سامان کے ساتھ چلا گیا ہے۔ مجھے شیخ صاحب موصوف کا پتہ مطلوب ہے۔ تاکہ سامان لے سکوں

(قاضی محمد صدیق دفتر الفضل لاہور)

(۵) امۃ اللہ بنت ماسٹر قادر بخش عمر ۵ سال رنگ گندمی قمیص گلابی تنگ پاجامہ چھوٹی ڈبی والا ننگے سر ننگے پاؤں۔ اور اس کی چچی رقیہ عمر تخمیناً ۵۰-۵۵ سال جو ملتانی بولتی ہیں لاہور سٹیشن سے مورخہ ۲۵ یونٹ بوقت ۸ بجے صبح اس پلیٹ فارم سے گم ہو گئی ہیں۔ جہاں سے فرانٹیئر میل روانہ ہوتی ہے خیال ہے کہ وہ غلطی سے فرانٹیئر میل میں سوار ہو گئی ہوں گی۔ اس لئے ان کی تلاش پشاور اور راولپنڈی میں کی جاوے اگر بچی اور بوڑھی کا پتہ چل جاوے تو ماسٹر قادر بخش صاحب کو بذریعہ میاں غلام محمد صاحب اختر اطلاع کی جاوے یا ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ کو لاہور کو اطلاع دیویں۔

(ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور)

(۶) قادیان سے آتے وقت جب جودھامل بلڈنگ میں رات کے ۹ بجے مستورات اتریں بس میں ایک بستر گم ہوگیا ہے۔ جس میں ۴ عدد کا پیالہ قیمتی محمد محسن صاحب عزیز المعروف محسن ہندی کی تھیں۔ اگر یہ پیالہ کسی دوست کو ملی ہوں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ سے ارسال فرمائیں۔ ان کو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ڈاکٹر امتیاز حسین پاک پتن ضلع منٹگمری اندرون شہیدی گیٹ پاکپتن

(۷) مولوی محمد نذیر صاحب ملتانپوری کا ایک صندوق گم ہوگیا ہے۔ جس میں چند کتابیں۔ قرآن مجید جس پر نوٹ لکھے ہوئے ہیں۔ بڑا ٹرنک دستے جو ۱۵/۱۴ تاریخ کو آیا تھا۔ اس وقت گم ہوا تھا۔ جس صاحب کو ملے۔ ایڈیٹر صاحب الفضل نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور بھجوا دیں

درخواست دعا۔ خاکسار نے پاکستان فوج میں ریگولر کمیشن کے لئے درخواست دی تھی۔ ۹ ۲۸ اکتوبر کو مجھے انٹرویو کے لئے بلایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار اعجاز احمد لاہور

ریاست حیدر آباد کے مسلمانوں کا مظاہرہ
ریاست کی آزادی قائم رکھنے کا مطالبہ

حیدر آباد ۲۷ اکتوبر ہندوستان یونین کے ساتھ مزید گفتگو شنید کرنے کے لئے آج حیدر آبادی وفد نے عازم دہلی ہونا تھا۔ لیکن ہزارہا مسلمان ریاست کے وزیر اعظم نواب صاحب چھتاری کی کوٹھی پر جمع ہو گئے۔ انہوں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ کامل آزادی سے کم کسی صورت میں بھی حکومت ہند سے سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ نواب چھتاری نے مظاہرہ کے پیش نظر حضور نظام سے ملاقات کی۔ اور واپسی پر اعلان کیا۔ کہ وفد کے دہلی جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حضور نظام اور اعلیٰ ریاستی حکام میں اہم مشورے ہو رہے ہیں۔

کل حیدر آباد کے مسلمانوں کی مقتدر جماعت اتحاد المسلمین کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر حکومت حیدر آباد نے کامل آزادی سے کم کسی چیز پر ہندوستان سے معاہدہ کیا۔ تو فوراً ڈائرکٹ ایکشن شروع کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست کی کابینہ کے اس رکن نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جو اس مجلس کی طرف سے منتخب کیا گیا تھا۔

قائد اعظم تقریر کرینگے

قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح جمعرات (۳۰ اکتوبر) بوقت ۴ بجے شام یونیورسٹی گراؤنڈ میں ایک پبلک تقریر فرمائیں گے۔

برما کی آزادی کا مسودہ قانون

لندن ۲۷ اکتوبر: برما کو آزادی دینے کے لئے برطانیہ اور برما کے درمیان جو معاہدہ طے پایا ہے۔ آج اس کا مسودہ لندن اور رنگون سے بیک وقت شائع ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے ۶ جنوری ۱۹۴۸ء سے برما مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ وہ برطانوی دولت مشترکہ کی رکنیت سے بھی علیحدہ ہو جائے گا۔ اور دولت متحدہ برما کہلائے گا۔

برما اور برطانیہ میں تین سال کے لئے ایک دفاعی معاہدہ ہوا ہے جسے ختم کرنے کے لئے دونوں حکومتوں کو ایک ایک سال کا نوٹس دینا ہوگا۔ برطانیہ ۳۷ بحری جہاز برما کو مفت دیگا اور کچھ رقم بطور قرض بھی دے گا۔ جس میں سے ڈیڑھ کروڑ پونڈ برما سے واپس نہیں لیا جائے گا۔ اور باقی رقم ۱۹۵۲ء سے بالاقساط واپس ادا کرنا شروع کر دی جائے گی۔

برطانیہ برما کے فوجیوں کو ٹریننگ دے گا۔ برما کسی دوسرے ملک کے فوجی مشن کو نہیں بلا سکے گا۔ دونوں ممالک کے فوجی ہوائی جہاز ایک دوسرے کے ملک میں پرواز کر سکیں گے۔ اور خاص خاص اڈے بھی استعمال کر سکیں گے۔ ایک تجارتی معاہدہ بھی طے کیا جائے گا۔ جو مساویانہ بنیاد پر قائم ہوگا۔

کشمیر کو انڈین یونین میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا گیا
ریاست میں ہندوستانی فوجیں بھیجدی گئیں

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر:- مہاراجہ جموں و کشمیر نے لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان کو بذریعہ ایک چٹھی ریاست کے انتظامات کو برقرار رکھنے کے لئے فوجی امداد کی اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جغرافیائی لحاظ سے کشمیر کی حد دو پاکستان۔ ہندوستان، چین اور روس کے ساتھ ملتی ہیں۔ اور ریاست کے کئی مفاد ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس وقت تک میری ریاست نے کسی حکومت کے ساتھ ملنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ میں اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے دونوں حکومتوں سے کچھ وقت لینا چاہتا تھا حکومت پاکستان نے میری اپیل کو منظور کر لیا۔ مگر حکومت ہندوستان نے ریاست کے نمائندوں سے مزید بات چیت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر میں ریاست کے موجودہ صورت حالات کے ماتحت ایسا نہ کر سکا۔ کیونکہ حکومت پاکستان نے ریاست کے اندر اپنے ڈاکخانے اور تار کا سلسلہ قائم کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور ریاست کی بعض درآمدا اشیاء میں رکاوٹ ڈالنا شروع کر دیا تھا۔ آفریدی اور دوسرے مسلح لوگوں کو پونچھ، سیالکوٹ اور ہزارہ کے علاقوں میں داخل کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ریاست کی فوجوں کو بھاگنا پڑا۔ باغیوں نے بارہ ہو س کو آگ لگا دی۔ اور میرے دار الخلافہ پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے۔ سرحدی علاقہ کے مسلح لوگوں کا اس طرح ریاست میں داخل ہو جانا سرحدی صوبہ اور پاکستان کی حکومتوں کی لاعلمی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ میری حکومت کی طرف سے متعدد اپیلوں کے باوجود بھی حکومت پاکستان نے ان حالات کو روکنے کی کوئی کوشش نہ کی۔ بلکہ اس کے برعکس پاکستان ریڈیو نے ریاست میں ایک آزاد حکومت کے قیام کی کہانی بنا کر خبر نشر کر دی۔ حالانکہ مسلم یا غیر مسلم رعایا نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

پس دریں حالات میں آپ کی حکومت کے ساتھ ملنے کے مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے آپ سے مدد کی درخواست کرتا ہوں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ شیخ عبد اللہ کو بمشورہ وزیر اعظم ریاست کشمیر عبوری حکومت بنانے کے لئے کہوں۔ مفصل حالات کا علم آپ مسٹر مینن سے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے جواب میں لارڈ مونٹ بیٹن نے ریاست کشمیر کے انڈین یونین کے ساتھ ملنے کے فیصلہ کو منظور کرتے ہوئے لکھا۔ کہ جب حالات درست ہو جائیں گے۔ تو ریاست کے انڈین یونین کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ رائے عامہ کے مطابق کیا جائے گا۔ ریاست کے امن کو برقرار رکھنے کے لئے ہندوستانی فوجیں کشمیر کو بھجوا دی گئی ہیں۔ آخر میں گورنر جنرل نے کہا۔ کہ ہمارے لئے باعث اطمینان ہے۔ کہ آپ نے شیخ عبد اللہ کو عبوری حکومت بنانے کے لئے کہا ہے۔

مسلمانان جموں و کشمیر پر ظلم و ستم کی انتہاء

مسٹر جی کے ریڈی۔ سابق ایڈیٹر کشمیر ٹائمز جن کو ریاست کو پاکستان کے ساتھ ملنے کا مشورہ دینے کے جرم میں ریاست سے بدر کر دیا گیا ہے۔ درحال ہی میں لاہور پہنچے ہیں۔ مسلمانوں پر ڈوگروں کے ظلم و ستم کے عینی مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست کی خونخوار ڈوگرہ ملٹری ہر شخص کی بے عزتی کرتی ہے۔ مسلح گروہوں اور سپاہیوں کے جتھوں کو پاکستان کی طرف جانے والے مسلم پناہ گزینوں کو ٹکڑے کرتے ہوئے میں نے بچشم خود دیکھا۔ میری قلبی تکلیف کی کوئی حد نہ رہی جبکہ میں نے ریاست کے افسروں کو ڈوگرہ لوگوں میں آزادانہ طور پر بکثرت سے اسلحہ اور بارود تقسیم کرتے ہوئے اور راجپورہ نامی ایک گاؤں میں مسلم پناہ گزینوں کے ایک قافلہ پر حملہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے سُنا صاحب موصوف نے کہا۔ کہ میں نے جموں میں اپنی جائے قیام سے ایک رات ۲۴ دیہات کو جلتے ہوئے دیکھا۔ ساری رات پناہ گزینوں کے کیمپ پر بے پناہ گولی برستی رہی۔

لارڈ مونٹ بیٹن لنڈن جا رہے ہیں

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن شہزادی الزبتھ کی شادی کی تقریب میں شریک ہونے کے لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ آپ کی جگہ مغربی بنگال کے گورنر مسٹر سی راجگوپال آچاریہ قائم مقام گورنر جنرل مقرر کئے جائیں گے۔

سرکاری ملازمین کیلئے مفت فرنیچر اور برتن

لاہور ۲۷ اکتوبر:۔ ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ظفر الحسن نے اعلان کیا ہے کہ بیت المال واقع ۱۱ ایجرٹن روڈ لاہور میں کچھ فرنیچر اور برتن موجود ہیں۔ یہ اشیاء ایسے سرکاری ملازمین کو مفت دی جائیں گی۔ جو پناہ گزین ہیں۔ اشیاء کے حصول کے لئے کیپٹن ایچ مسعود ایڈیشنل پرسنل اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر ۱۱ ایجرٹن روڈ لاہور کے نام درخواستیں بھیجی جائیں۔

والٹن کیمپ میں پناہ گزینوں کی تعداد

۲۷ اکتوبر تک والٹن کیمپ میں مسلمان پناہ گزینوں کی کل تعداد ۱۱۴۷۶۸۱ تھی۔ ان میں سے ۱۲۳۱۶ بھیجدیئے گئے۔ ۲۷ اموات ہوئیں:۔

غیر مسلم بھائیوں کے جذبات کا احترام

کراچی ۲۷ اکتوبر: امسال کراچی کے مسلمانوں نے اپنے غیر مسلم بھائیوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے عید الضحیٰ کے موقعہ پر گائے کی قربانی کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ مرکزی امن کمیٹی میں مسٹر اے۔ ایم کھوڑو وزیر اعظم سندھ نے امن کمیٹی کے اچھے کام پر مبارکباد دی ڈاکٹر ہیمن داس و دھوانی نے بھی تقریر کی:۔

لوٹ مار کی موٹریں واپس کر دیجائیں
ٹرانسپورٹ کنٹرولر کا اعلان!

لاہور ۲۷ اکتوبر: پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں لوٹ کی گاڑیوں اور موٹروں کو واپس لینے کی مہم بہت جلدی شروع کی جانے والی ہے۔ بہتر ہو گا کہ لوگ جا بیٹھے۔ کہ وہ ایسی تمام موٹریں۔ کاریں اور بسیں جو سرکٹ جو ملے بارڈیجبل ٹرانسپورٹ کے حوالے کے سپرد کر دیں۔ جو لوگ اب نہیں کریں گے۔ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ اس اعلان میر ہو ا[illegible] کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی کو موٹر کی بابت کوئی شکایت ہو تو وہ فوراً ٹرانسپورٹ کنٹرولر [illegible]

گجرات کے ایک گاؤں پر مسلح جتھوں اور ریاستی فوجوں کا برین گنوں اور رائفلوں سے حملہ سارا گاؤں جلا کر راکھ کر دیا گیا

حکومت مشرقی پنجاب کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اوقاف اسکولوں کالجوں ہسپتالوں اور بانی سلسلہ احمدیہ کی ذاتی جائیداد پر جابرانہ قبضہ۔ وزیر اعظم ہندوستان کی خدمت میں احتجاجی تار

لاہور ۲۸ راکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے آنے والے احمدی پناہ گزینوں کی ایسوسی ایشن نے حسب ذیل تار ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو بھیجا ہے:-

"ہم مشرقی پنجاب کی حکومت کے جابرانہ اقدامات کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ جس نے ہمارے مقدس مرکز قادیان کے کالجوں۔ اسکولوں۔ ہوسٹلوں۔ ہسپتالوں۔ مکانوں اور اراضی پر قبضہ کر لیا ہے۔ مرکز احمدیت کے نام وقف اراضی اور جائیداد کے علاوہ بانی سلسلہ احمدیہ کی ذاتی جائیداد بھی سکھوں اور ہندوؤں میں تقسیم کر دی گئی ہے۔ قادیان کے ۹۰ فی صدی مکانات اور اراضی صدر انجمن احمدیہ کے نام وقف ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ننکانہ صاحب کے متعلق اسی قسم کا احتجاج پاکستان گورنمنٹ سے کیا ہے۔ قادیان احمدیوں کے نزدیک سکھوں کے ننکانہ صاحب سے زیادہ مقدس اور واجب الاحترام ہے۔ اسے نہ صرف تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ بلکہ یہ ایک زندہ سرچشمہ ہدایت ہے۔ لہذا ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ انڈین یونین پاکستان کے غیر مسلموں کے جذبات کا خیال رکھنے سے پیشتر اپنی وفادار مسلم رعایا کے جذبات کا پاس کرے۔"

ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے اسی مضمون کی تاریں قائد اعظم محمد علی جناح وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کی خدمت میں بھی ارسال کی گئی ہیں جن میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے مشرقی پنجاب کی حکومت کے ان جابرانہ اقدام کے خلاف ہندوستان گورنمنٹ سے احتجاج کیا جائے۔

غیر مسلم پناہ گزینوں کے لئے حکومت مشرقی پنجاب کے انتظامات

جالندھر ۲۷ راکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان سے آنے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کو بہت جلد مسلمانوں کے مکانوں اور زمینوں پر آباد کر دیا جائے گا۔ ہر بالغ کو پچاس مربع فٹ اور دس سال سے کم عمر کے بچے کو تیس مربع فٹ رقبہ کے حساب سے زمین دی جائے گی۔ محکمہ تعمیرات عامہ مکان اور کوٹھیاں تعمیر کرنے کا کام بھی فوراً شروع کر دیگا۔

مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی اجلاس میں شرکت کریگی

لاہور ۲۷ راکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر چودھری محمد حسن نے مشرقی پنجاب کے گورنر کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ لیگ پارٹی کے تمام ارکان نے مشرقی پنجاب کی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا ان کے لئے فوراً ٹرانسپورٹ کے انتظامات کئے جائیں۔

راولپنڈی کے مصیبت زدہ مسلمانوں کیلئے تین ہزار من گندم

منٹگمری ۲۷ راکتوبر۔ منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر کی اپیل پر اوکاڑہ تحصیل کے زمینداروں نے ضلع راولپنڈی کے دیہات کے مصیبت زدہ مسلمانوں کے لئے تیس ہزار من گندم جمع کی ہے۔ یہ گندم ایک سپیشل مال گاڑی کے ذریعہ راولپنڈی پہنچائی جائے گی۔

ملتان میں تیل کے چشمے سونے اور کوئلے کی کانیں

ملتان ۲۷ راکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع ملتان میں شیر شاہ اور مظفر آباد کے درمیانی علاقے میں تیل کے چشمے سونے اور لوہے کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔

نواب جوناگڑھ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۷ راکتوبر۔ جوناگڑھ کے نواب صاحب جمعہ کو بذریعہ طیارہ کراچی میں پہنچے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آپ کے کراچی آنے کی اصل غرض کیا ہے۔ آپ کراچی میں ایک کوٹھی خریدنا چاہتے ہیں۔ جو جوناگڑھ ہاؤس کے نام سے موسوم ہو گی۔

کشمیر پر حملوں کا مقصد اسے مرعوب کر کے پاکستان میں شمولیت پر مجبور کرنا ہے

کشمیر چھوڑ دو کی تحریک کے علمبردار شیخ عبداللہ کا بیان

نئی دہلی ۲۷ راکتوبر۔ شیخ محمد عبداللہ آج دہلی سے سری نگر روانہ ہو گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کشمیر سخت مصیبت میں ہے۔ اس وقت ہر کشمیری کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی مادر وطن کو حملہ آوروں سے بچائے۔ ان حملوں کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ کشمیر کو مرعوب کر کے۔ پاکستان میں شمولیت پر آمادہ کیا جائے۔ ہر کشمیری اس جبر و اکراہ کا مخالف ہے۔ جو لوگ دفاع کشمیر کے ذمہ دار تھے۔ وہ ادائے فرض سے قاصر رہے ہیں۔ اب حملہ آوروں کے مقابلہ کی ذمہ داری اہل کشمیر پر ہے۔ میں اس مزاحمت کی قیادت کے لئے کشمیر جا رہا ہوں۔ میں نے اور مہاراجہ نے حکومت ہندوستان سے ان وحشیانہ حملوں کی روک تھام کے لئے امداد طلب کی ہے۔ میں اپنی قوم میں واپس جا کر سب کے دوش بدوش کھڑا ہو کر وطن کی دفاع کروں گا۔ واضح رہے کہ شیخ محمد عبداللہ نے پچھلے دنوں "کشمیر چھوڑ دو" کی تحریک شروع کی تھی۔ اب آپ مسٹر مہر چند مہاجن کے ماتحت وزارت میں شامل ہو جائیں گے۔ حالات سخت خطرناک ہیں۔ مجاہدین نے عزم کر رکھا ہے کہ آخر دم تک لڑیں گے۔ اور اس اسلامی ملک کو ہندوستان کے پنجے سے آزاد کرا کر دم لیں گے۔

کشمیر میں آزاد فوج کا فلک بوس نعروں سے استقبال

عارضی حکومت کا نام ہلا کے پل پر قبضہ

لاہور ۲۷ راکتوبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ نشر و اشاعت نے مندرجہ ذیل اخباری بیان جاری کیا ہے۔ کشمیر کی آزاد عارضی حکومت نے نام پلا کے پل پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو سری نگر سے ۵۲ میل دور ہے۔ اب بارہ مولا جو شمالی وادی کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ صرف اٹھارہ میل رہ گیا ہے۔ آزاد فوجوں کی مزاحمت بہت کم ہو رہی ہے۔ کیونکہ مسلمان اور دوسری قومیں ہر جگہ ان کا شاندار استقبال کر رہی ہیں۔ ہر جگہ ان کا خیر مقدم "آزاد کشمیر زندہ باد" کے فلک بوس نعروں سے ہو رہا ہے۔ نام پلا کا پل کشمیر کا اہم ترین عسکری مقام ہے۔ اس کے فتح ہو جانے کے بعد ڈوگروں کے لئے پونچھ میں کمک بھجوانے کے لئے اور کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب مظفر آباد اور پونچھ کی فتح کا سلسلہ مکمل ہو چکا ہے۔

ہندوستھانی فوجوں اور آزاد فوجوں کے تصادم

نئی دہلی ۲۷ راکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہندوستھانی فوجیں کشمیر پہنچ گئی ہیں۔ اور بارہ مولا کے قریب ان کا حملہ آوروں سے تصادم بھی ہوا ہے۔ ہندوستھانی فوجیں علی الصبح دہلی سے روانہ ہو کر ہندوستھانی ہوائی بیڑے کے طیاروں اور سول پرواز کے طیاروں کے ذریعہ کوئی نو بجے سری نگر پہنچ گئیں۔ ان کے ایک دستے نے سری نگر پہنچتے ہی فوراً بارہ مولا کا رخ کیا۔ اور حملہ آوروں سے متصادم ہو گیا۔ حملہ آوروں میں سے کچھ جوان بھاگتے نظر آئے۔ چھاپے مارے جانے کی اطلاعیں آئی ہیں۔ اور بہت سا نقصان جان بھی ہوا ہے۔ مزید فوجی دستے کشمیر پہنچ رہے ہیں۔

پیر پگاڑو کا سجادہ بحال کر دیا جائیگا

کراچی ۲۷ راکتوبر۔ حکومت سندھ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پیر پگاڑو کے سجادہ کو بحال کر دیا جائیگا۔ اور حروں پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ انہیں ہٹا لیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ امن پسند شہری بن جائیں۔ اور اپنی تمام خلاف قانون سرگرمیاں ترک کر دیں۔ اس سجادے کی بحالی کے لئے ایک عام تحریک بھی جاری ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب کے دونوں بچوں میں سے جو انگلینڈ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ایک کو اپنے باپ کی مسند پر بٹھا دیا جائے۔ مگر جملہ ارباب متعلقہ کے بہترین مفاد کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پیر صاحب کے دونوں صاحبزادے انگلستان میں اپنا سلسلہ تعلیم جاری رکھیں۔

لاہور ۲۷ راکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ سیالکوٹ اور گجرات کی سرحدوں پر فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ ضلع گجرات کے ایک گاؤں واقعہ پر جموں کے مسلم جتھوں اور مسلح ریاستی فوجوں نے برین گنوں اور رائفلوں سے حملہ کیا۔ سارے گاؤں کو جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ جموں سے مسلمان پناہ گزین کثیر تعداد میں سیالکوٹ آ رہے ہیں۔ ریاستی مسلح فوجیں اور راشٹریہ سیوک سنگ وسیع پیمانے پر لوٹ مار۔ آتشزنی اور قتل و غارت کی وارداتیں کر رہی ہیں۔